125457-والدہ کی رغبت سے دوسری شادی کی لیکن وہ نہ اس سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی حسن معاشرت کا حق دیتا ہے

سوال

میری دو بیویاں ہیں، لیکن میرا اول پہلی بیوی کے ساتھ معلق ہے، چار برس کے عرصہ میں میرے گھر والوں اور میری بیوی کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہونے کی بنا پر میرے گھر والے اس سے محبت نہیں کرتے، اس لیے میں نے اپنی والدہ کی رغبت کی بنا پر ایک دوسری عورت سے غیر اعلانیہ شادی کر لی لیکن یہ شادی رسمی شادی تھی اور مجھے صرف سہاگ رات میں پتہ چلا کہ میں نے شادی کی ہے، تو اس وقت میں نے اپنے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے یہ کیا کیا ہے ؟

اب میری اس دوسری بیوی سے ایک بیٹا بھی ہے، لیکن شروع سے لے کر آج تک میں اپنی دوسری بیوی کی بنسبت کوئی شعور محسوس نہیں کرتا کہ وہ میری بیوی ہے اور میں اس سے محبت کروں، حتی کہ اس کا شرعی حق دیتے وقت بھی مجھے بہت سخت مشکل سے دوچار ہونا پڑتا ہے، یا اسے کوئی اچھی اور محبت والی بات کہنا پڑے تو بھی مشکل سے دوچار ہو جاتا ہوں، ہر روز ہمارے درمیان یہ مشکل اور پریشانی بڑھ ہی رہی ہے اور میری تکلیف اور عذاب میں اضافہ ہو رہا ہے.

یہ علم میں رہے کہ وہ لڑکی دین والی بھی ہے اور میرے گھر والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، لیکن مجھے مشکل اور پریشانی یہ ہے کہ میں اس سے علیحدگی میں ہونے سے بھاگتا ہوں، لیکن میں اسے ناپسند نہیں اور نہ ہی اس سے محبت کرتا ہوں، مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے مجھے کوئی مشورہ دیں.

پسندیدہ جواب

آپ نے دوسری شادی کر کے غلطی کی ہے، آپ کے لیے
ضروری تھا کہ آپ اپنے اختیار اور مرضی سے شادی کرتے نہ کہ والدہ کی رغبت اور اختیار
سے، اور اسی سبب سے آپ ان مشکلات اور تکلیف و عذاب سے دوچار ہو رہے ہیں، اور یہ اس
لیے ہے کہ آپ نے عملی طور پر شادی کے معاملہ سے واسطہ پایا ہے اور آپ کو معلوم ہو
رہا ہے کہ آپ نے اس عورت پر ظلم کر کے جس کا کوئی قصور نہیں شریعت کی کتنی مخالفت
کی ہے کہ اس کے ساتھ آپ کا معاملہ اچھا نہیں.

اس کا حل آپ نے طلب کیا ہے وہ قرآن مجید میں
موجود ہے :

1 آپ اس کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کریں،
اور اسے اس کا قولی اور فعل طور پر حق دیں.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوران عورتوں کے لیے بھی اسی طرح حق ہیں جس
طرح ان پر خاوندوں کے حق ہیں اچھے طریقہ کے ساتھ البقرۃ (228).

اور اللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

اوران عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار
کرو النساء (19).

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور یہ آیت معاشرت قولی اور معاشرت فعلی
دونوں پر مشتمل ہے، اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کے اخراجات اور لباس و رہائش
کا انتظام کرکے جو اس کی حالت کے لائق ہو حسن معاشرت کرے، اور اس کے ساتھ اچھے
طریقہ سے رہے، اسے تکلیف نہ دے، اس پر احسان کرے، اور حسن معاملہ سے کام لے اور حسن
اخلاق کا مظاہرہ کرے، اور اس کا حق دینے میں ٹال مٹول سے کام مت لے، اور وہ عورت
بھی اسی طرح حسن معاشرت کے ساتھ خاوند کا حق ادا کرے اور یہ سب کچھ عرف اور عادات
کے تابع ہے، ہر دور اور ہر جگہ اور ہر حال میں اس کے جو لائق ہو.

دیکھیں : تیسیر اللطیف المنان فی خلاصۃ تفسیر
الاحکام (132).

2 اور اگر آپ حسن معاشرت سے اس کے حقوق ادا
نہیں کرسکتے تو آپ اس کو چھوڑ دیں اور اس تکلیف اور عذاب سے چھٹکارا حاصل کریں،
اور نہ ہی اسے تکلیف اور عذاب سے دوچار کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

تم انہیں اچھی طرح بساؤ یا پھر اچھے طریقہ
سے چھوڑ دو البقرۃ (231).

ہمارے فاضل بھائی ہم آپ کو دو چیزوں کی تنبیہ
کرتے ہیں :

پہلی :

ہوسکتا ہے آپ اپنی بیوی کو آپس میں عدم
موافقت کی بنا پر ناپسند کرتے ہوں، لیکن اللہ سبحانہ وتعالی نے تم دونوں کی زندگی
میں عمومی طور پر خیر عظیم بنائی ہے، وہ اس طرح کہ تمہیں اس کی دین والی ہونے اور اس
کی اطاعت وفرمانبردار ہونے اور اس کی دعا کی بنا پر اللہ بہت روزی عطا فرمائیگا،
یا پھر تمہیں اس سے اچھی اور نیک وصالح اولاد ملے گی جو آپ کی دینا و آخرت کے لیے
زخیرہ ہوگی.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم انہیں اچھی طرح بساؤ اور حسن معاشرت
سے رکھو اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ
تعالی اس میں خیر کثیر بنا دے النساء (19).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ تعالی :

اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے تم
کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر رکھ دے .

یعنی : ہوسکتا ہے تمہارا انہیں ناپسند کرتے ہوئے
بھی اپنے ساتھ رکھنے کا صبر کرنے میں تمہارے لیے دینا و آخرت میں خیر کثیر ہو، جیسا
کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس آیت کے متعلق کہا ہے وہ یہ کہ :

"وہ اس پر نرمی وعاطفت کرتا ہے تو اللہ
تعالی اس سے بچہ عطا فرما دے تو اس بچے میں خیر کثیر ہو، اور صحیح حدیث میں ہے :

"کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو ناپسند نہیں
کرتا اگر اس سے کسی وجہ سے ناراض ہوگا تو کسی دوسری وجہ سے راضی بھی ہو جائیگا"

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (243/2).

دوسری :

یہ لازم نہیں کہ آپ اس سے محبت ہی کریں تا کہ
اس کو اس کا حق دیں، بلکہ آپ پر اس کا واجب ہے، حتیٰ کہ اگر آپ اسے ناپسند بھی کرتے
ہوں، اور اگر آپ اس کو ناپسند نہ کرتے ہوں جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں تو بالاولی حق
کرنا ہوگا، چاہے یہ تکلف کے ساتھ ہی ہو اور اپنے دل کو مجبور کر کے ہی، اور اگر آپ
ایسی دوا استعمال کریں جو اس کی عفت و عصمت میں آپ کی معاونت کریں تو آپ کو کرنا
چاہیے اور آپ اسے اس کا حق دیں.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک ایسے شخص کو جس
نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کر رکھا تھا فرمایا:

"تم اسے طلاق مت دو"

تو اس نے عرض کیا: میں اسے پسند نہیں کرتا.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

کیا سارے گھر محبت پر ہی قائم ہیں، اور دیکھ
بھال اور مذمت کہاں گئی؟!!

دیکھیں: عیون الاخبار ابن قتیبۃ (18/3).

معنی یہ ہوا کہ: اپنے دوست اور اپنے گھر والوں
کی اذیت پر صبر کرو؛ کیونکہ لوگوں کا اپنے دوستوں اور گھر والوں کے ساتھ حال ایسا
ہی ہے جیسا آپ کا ہے.

اور ہو سکتا ہے کچھ لوگ آپس میں ناچاہتے ہوئے
بھی جمع ہو گئے ہوں، اور آپس میں ان کی ناچاہتے ہوئے بھی محبت ہو جائے، لیکن ان کی
ضرورت انہیں ایک دوسرے کے ساتھ جمع کر دیتی ہے!!

لہذا دیکھ بھال سے گھر والے آپس میں ایک دوسرے
پر نرمی اور رحمدلی کرنے لگتے ہیں، اور ہر ایک دوسرے کے متعلق واجب کو پہچاننے لگتا
ہے.

اور مذمت جو کہ حرج ہے سے ہر ایک بچتا ہے کہ
وہ اپنی راہ کو علیحدہ کر لے، یا پھر اس کے ہاتھوں اجتماعیت نہ ٹوٹ جائے.

ہم جو یہاں کہنا چاہتے ہیں وہ سب یہ ہے کہ :

گھر کی کشتی کو کامیابی کی طرف چلانا ممکن ہے ،
اور اسے اکٹھا رکھنا بھی ممکن ہے حتی کہ اس میں سوار سب لوگ اس کشتی سے صحیح سالم اپنی جگہ اتر جائیں ، حالانکہ اسے کتنی ہی شدید ہواؤں اور طوفانوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے .

اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم کسی دوسری راہ کی طرف چل نکلیں باوجود اس کے کہ کتنی ہی مشکلات اور پھسلن کا سامنا کرنا پڑتا ہے ، جب ہم سیکھ لیں کہ ہم نے چلنا کیسے ہے اور ہم راہ میں رکنے سے اجتناب کرتے رہیں تو کامیاب ہیں !!

واللہ اعلم .